Department of Islamic Studies. 347/3/6/13

Name : Safdar Ali

Supervisor : Prof. Akhtarul Wasey

Title : Imarat-e-Shariah Aur Us ke Akabir ki Khidmaat- Ek Tahqiqi Mutala

---

تلخیص

امارت شرعیہ اور اس کے اکابر کی خدمات۔ایک تحقیقی مطالعہ

اسلامی نظام حکومت میں عدالتی نظام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، یہی وجہ ہے کہ تمام مسلم حکومتوں نے عدلیہ کو ایک باوقار ادارہ کی حیثیت دی، اور عدل وانصاف کی فراہمی کو دینی فریضہ سمجھا، اور کیوں نہ ہو کہ اللہ اور اس کے رسول نے عدل وانصاف کو قائم کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ ایک امیر کے تحت اجتماعیت کے ساتھ زندگی گزاری جائے، اور اسلامی نظام حکومت میں ایک امیر کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ نظام عدل کو بحال کرے اور اس کو بروئے کار لانے کے لیے جو بھی وسائل وذرائع مہیا ہوں انھیں استعمال کرے، اس کا ایک چھوٹا سا نمونہ صوبہ بہار میں قائم ایک دینی ادارہ امارت شرعیہ پٹنہ ہے، جس کی خدمات تقریبا نوے برسوں پر محیط ہے، جو ایک طرف بہت کم صرفہ پر عوام کے مذہبی، سماجی مسائل کو حل کر کے ان کے لیے شریعت پر چلنا آسان بناتا ہے تو دوسری طرف قدرتی آفات وحادثات سے دو چار افراد کو رفاہی خدمات کے ذریعہ نئی زندگی گزارنے کا حوصلہ دیتا ہے، اور ساتھ ہی سیاسی سطح پر بھی امت مسلمہ ہندیہ کے مسائل حل کرنے کی سعی وکوشش کرتا ہے۔

پی ایچ ڈی کے مقالہ کے ابواب اور فصلیں مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا باب: نظام امارت اور مسلم معاشرہ ہے، اس کے تحت دو فصلیں ہیں:

فصل اول: مسلم معاشرہ اور نظام امارت۔ فصل دوم: مسلم معاشرہ اور نظام قضا

ان میں ہم نے مسلمانوں کے لئے امیر کے ماتحت زندگی گزارنے اور اسلام میں اجتماعی نظام کی ضرورت واہمیت، اور سماج میں عدل وانصاف کے قیام اور اس کے ذیلی احکام پر روشنی ڈالی ہے۔

دوسرا باب: ہندوستان میں قضا کا نظام ہے، اس کے تحت تین فصلیں ہیں:

فصل اول: نظام قضا۔عہد سلاطین وعہد مغلیہ میں۔ فصل دوم: قضا کا نظام-جنوبی ہند کی ریاستوں میں۔ فصل سوم: برطانوی عہد اور قضا کا نظام۔

ان فصلوں میں ہندوستان کی مسلم حکومتوں میں رائج قضا کے نظام کا جائزہ لیا گیا ہے، ہندوستان کی انگریزی حکومت میں قضا کے نظام کی صورتحال کا تذکرہ کیا گیا ہے، اور مسلم سماج پر قضا کے نظام کی معطلی کے جو اثرات پڑ رہے تھے ان کا بھی ذکر کیا ہے۔

تیسرا باب: امارت شرعیہ کا قیام اور اس کے شعبہ جات پر مشتمل ہے، اس کے تحت چار فصلیں ہیں:

فصل اول: امارت شرعیہ کا قیام اور علماء کا کردار۔ فصل دوم: امارت شرعیہ کے مذہبی شعبہ جات۔ فصل سوم: امارت شرعیہ کے

انتظامی شعبہ جات۔ فصل چہارم: امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ۔

ان میں نظام قضا کی بحالی میں علماء کی کوششوں اور پھر اس کے ضمن میں ہندوستان میں امارت شرعیہ کے قیام کی جدوجہد پر روشنی ڈالی گئی ہے، اسی طرح امارت شرعیہ کے تمام شعبہ جات دار القضاء، دار الافتاء اور شعبہ دعوت وتبلیغ، شعبہ تنظیم، شعبہ تعلیم، شعبہ تحفظ مسلمین، شعبہ نشر واشاعت اور شعبہ بیت المال اور امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت قائم دوسرے شعبوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں فیصلوں اور فتاوی کا ایک جائزہ لیا گیا ہے، اور اس کے تحت بھی تین فصلیں ہیں:

فصل اول: امارت شرعیہ کے فیصلے اور بدلتے احوال۔ فصل دوم: امارت شرعیہ کے فیصلے سرکاری عدالتوں میں۔ فصل سوم: امارت شرعیہ کے چند فتاوی پر ایک نظر۔

ان کے تحت دار القضا کے ان فیصلوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں حالات کی تبدیلی اور سماجی مصالح کو پیش نظر رکھ کر فیصلے کیے گئے ہیں، نیز دار القضا کے چند ان فیصلوں کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے جنھیں عدالتوں میں چیلنج کیا گیا۔ اسی طرح دار الافتاء کے بعض ایسے فتاوی کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سماجی ڈھانچے کو پیش نظر رکھ کر فتوی دیا گیا ہے۔

پانچویں باب میں امارت شرعیہ کے اکابر ومتاز شخصیات کا تذکرہ ہے، اس کے تحت پانچ فصلیں ہیں:

فصل اول: بانیان امارت شرعیہ۔ فصل دوم: امراء امارت شرعیہ۔ فصل سوم: نظماء امارت شرعیہ۔ فصل چہارم: قاضیان امارت شرعیہ۔ فصل پنجم: مفتیان امارت شرعیہ۔

ان کے ضمن میں بانی امارت شرعیہ، امارت شرعیہ کے اب تک ہونے والے امیر، ناظم، قاضی اور مفتی حضرات کا تعارف اور ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔

چھٹے باب میں امارت شرعیہ کے قیام کا مسلم سماج پر اثرات کا ایک جائزہ لیا گیا ہے، اور اس کے تحت تین فصلیں ہیں:

فصل اول: تعلیمی خدمات کے اثرات۔ فصل دوم: رفاہی خدمات کے اثرات۔ فصل سوم: مذہبی خدمات کے اثرات۔

اس کے تحت ہم نے امارت شرعیہ کے قیام سے ہندوستانی سماج اور خاص طور پر مسلم سماج کو کیا فائدہ پہنچا، اور مسلم معاشرہ پر اس کی تعلیمی، رفاہی، مذہبی خدمات کے اثرات کیا پڑے، اس کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔

بہر حال مجموعی طور پر ان ابواب وفصول کے تحت ہم نے یہ جائزہ لیا ہے کہ امارت کیا ہے، اسلامی نظام حیات میں عدل وانصاف کی اہمیت کیا ہے، اسلامی دور حکومت میں نظام قضا کیا تھا، اور ہندوستان کی مسلم حکومتوں کے عہد میں عدالتی نظام کا ڈھانچہ کیسا تھا، انگریزوں کا اسلامی عدالتی نظام کے ساتھ کیا سلوک رہا، امارت شرعیہ کے قیام کی ضرورت کیوں پڑی، امارت شرعیہ کی اس طویل عرصہ میں خدمات کیا رہی ہیں، امارت شرعیہ جن مقاصد کو سامنے رکھ کر قائم کیا گیا تھا کیا وہ ان مقاصد کو پورا کر رہا ہے، امارت شرعیہ کے دائرہ کار میں کہاں تک توسیع ہوئی، امارت شرعیہ ہندوستانی عوام کی کون کون سی ضرورتیں پوری کر رہا ہے، خصوصا ہندوستانی مسلمانوں کو اس سے کیا کیا فائدے پہنچ رہے ہیں، مسلم سماج پر امارت شرعیہ کے اثرات کیا ہیں، امارت شرعیہ کے بانی، امیر شریعت، ناظم امارت، قاضی، مفتی اور دوسرے اکابر اور شخصیات کی خدمات امارت شرعیہ کے تعلق سے کیا رہی ہیں؟ ان تمام امور سے اس مقالہ میں بحث کی گئی ہے، اور پھر ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔